ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ والمنۃ کہ ان ایام فرخندہ انجام میں تصنیفات حضرت زبدۃ العارفین و قدوۃ السالکین

غواص بحر وحدانی مولانا حضرت شاہ غلام جیلانی صاحب قبلہ قادری قدس سرہ العزیز

مشائخ قصبہ میدک المتخلص بہ تسلیم رسالہ مقبول سبحان الموسوم بہ

بحر عرفاں

المعروف بہ

سنا چاہتا ہے

بفرمائش کمترین محمد فخر الدین خطیب قصبہ [illegible] ضلع اندور وصیغہ دار دفتر ناظم محاصل

علاقہ صرف خاص حبیب الرحمن کے حسن انتظام سے

مطبع محبوب شاہی میں طبع ہوا
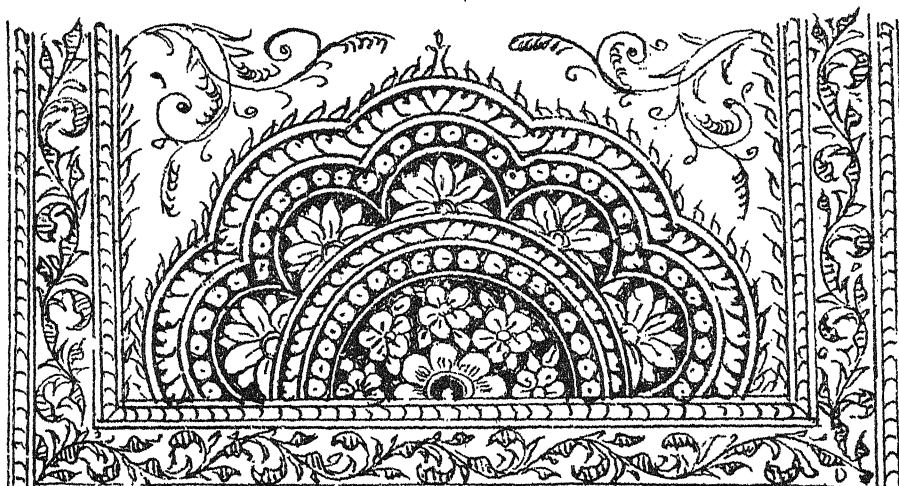
بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات اکبر

اے ملک و مالکِ ملک و ملک
مالکیت مین تری ہی کسکو شک

شک جو کیا کافرِ مطلق ہوا
حق جو کہا خواستہ حق ہوا

اے ملکِ معشرِ جن و بشر
تیری ہی تقدیر سے ہی خیر و شر

ذات اگرچہ کہ تری ایک ہی
خالقِ افعالِ بد و نیک ہی

شر سے تو راضی نہین پر خیر سے
جون خوش و ناخوش حرم و دیر سے

روح و دل و نفس و جسد چار ہین
خالقِ افعال نہ مختار ہین

راہ سے نزدیک ہین یا دور ہین | پر تری قبضہ ہی مین مجبور ہین
کون ہی بے تیرے کہ دم لے سکے | راہ وجود اور عدم لے سکے
کوئی بلند اور کوئی پست ہے | پر تری ہستی ہی سے سب ہست ہے
ہی تری خواہش سے زوال و کمال | ہی تری جلوہ سے جلال اور جمال
تیرے سوا غم نہین شادی نہین | بے تری کشور نہین وادی نہین
تیرے سوا زندگی کرتا ہی کون | تیرے سوا مار کے مرتا ہی کون
بے تری ہنستا ہی نہ روتا کوئی | بے تری جگتا ہی نہ سوتا کوئی
بے تری اُلجھائے نہ اُلجھی کوئی | بے تری سُلجھائی نہ سُلجھے کوئی
کام ترا خیر سے خالی نہین | اور تری تدبیر خیالی نہین
کوئی تری ہاتھون سے پامال ہی | کوئی تری باتون سے خوشحال ہی
کوئی ترے حسن کا دیوانہ ہی | کوئی تری شمع کا پروانہ ہے
کوئی تری قہر سے مقہور ہے | کوئی ترے مہر سے مسرور ہی
ہجر کے محبس مین کوئی بند ہی | وصل سے تیرے کوئی خرسند ہی
گل کو گلستان مین ہنساتا ہی تو | دشت مین بلبل کو رُلاتا ہے تو
مہر سے تیرے ہی ہدایت کا زور | قہر سے تیرے ہی ضلالت کا شور

نور سے تیرے ہی منور کوئی
ہی کہین ظلمت سے مکدر کوئی

بھید سے تیرے کوئی آگاہ ہی
راہ سے تیری کوئی گمراہ ہے

کوئی وہان وارث فردوس ہی
نار مین گرتا کوئی افسوس ہی

ہی کہین ظلمت کہین مصباح ہی
قفل کہین ہی کہین مفتاح ہی

نور کہین ہی تو کہین نار ہے
مور کہین ہی تو کہین مار ہے

زخم کہین ہی تو ہے مرہم کہین
ہی کہین باہم تو ہی برہم کہین

صبح کہین ہی تو کہین شام ہے
صید کہین ہی تو کہین دام ہے

راہ کہین ہی تو ہے منزل کہین
سہل کہین ہی تو ہی مشکل کہین

کوئی ہی خادم کوئی مخدوم ہے
کوئی ہی مجرم کوئی محروم ہے

کوئی ہی قاصد کوئی مقصود ہی
کوئی ہی شاہد کوئی مشہود ہے

روح کہین دل کہین اور تن کہین
گل کہین بلبل کہین گلشن کہین

کیجیے اس امر مین گر غور کچھ
ہی یہی جو کچھ ہی نہین اور کچھ

گرچہ یہ سب کچھ ہے مگر کچھ نہین
کام ہی ظاہر سے سوا کچھ نہین

گرچہ ہر اک شی کا ہی نیارا ظہور
یہ تری جلوون کا ہی سارا ظہور

مالک افلاک و زمین تو ہی ایک
لاکھ مکانون کا مکین تو ہی ایک

نام ہمارا ہے فقط نام کو — کام ہمارا ہے فقط کام کو
ہم نہ کسی نام کے نے کام کے — کام کے ہین بھی تو فقط نام کے
اور جو آجاے تصور کہین — نام کو بھی نام کے لایق نہین
نام ہمارا ہے ترے نام سے — کام ہمارا ہے ترے کام سے
نام جہانتک ہی ترا نام ہے — کام جہانتک ہی ترا کام ہے
کونسی جا ہی کہ تو حاضر نہین — کونسی شے ہی کہ تو ناظر نہین
کون ہون مین کیا مری مقدور ہی — بندہ تو معذور ہے مجبور ہے
اے مرے مالک تو وہ مختار ہے — تجھکو نہ کسی سے تجھے درکار ہی
تجھکو کسی سے نہین وابستگی — تجھسے کسیکو نہین وارستگی
تجھسے جو دل بستہ ہی آزاد ہے — تجھسے جو وارستہ ہی ناشاد ہے
تجھکو سزاوار ہے کبر و منی — سب ترے محتاج ہین تو ہی غنی
تو ہی خدا تجھکو انا چاہیئے — بندونکو لا علم لنا چاہیئے
ہو غرض اس عرض سے مطلب یہی — قبض و تصرف مین ہین تیرے سبھی
مین بھی ہون مقبوض ترا ای کریم — وہ متصرف ہون کہ تو ہے علیم
کرتا ہون اب عرض مراد دعا — ہو کے مقبول خدایا دعا

سُننے کی عادت ہی خدایا تری — کون سُنے جب نہ سُنے تو مری

کِس سے کروں عرض مرا مدعا — بے ترے ای میرے مجیب الدعا

عرض ہی اے مالکِ ہر دوسرا — تیرے سوا کون ہی والی مرا

والی ہی میرا مرا وارث ہی تو — بے مری چاہی مرا باعث ہے تو

تو مرا باعث ہی مین مبعوث ہون — تو مرا وارث ہی مین موروث ہون

چاہی سو کر کچھ مجھے چارہ نہین — بے ادبی کا مجھے یارہ نہین

تو ہی سزاوار عطا و کرم — مین ہون گرانبار خطا و ستم

ہون وہ گنہگار کہ ثانی نہین — تجھسے مرا عیب نہانی نہین

ستر تری ستاریت ای پردہ پوش — نیش کے بدلے مجھے دیتی ہی نوش

محض کرم مفت عنایت ہے یہ — مہر ہے رحمت ہی رعایت ہی یہ

بندہ نوازی ہی نوازش ہی یہ — بندہ نوازا تری بخشش ہی یہ

لطف ترا رحمت پایندہ ہے — بندہ نوازی تجھے زیبندہ ہی

قلزم رحمت کو جب آجائی جوش — حشر مین دوزخ کے اُکھڑ جائی ہوش

جب تری بخشش کا ہو بازار گرم — ہو عملِ نیک سی نیکو کو شرم

بولینگے حسرت سی بصد انتباہ — کاش ہمارے سے بھی ہوتا گناہ

جسکو ترے ساتھ گمان نیک ہے — بس وہ یہان نیک ہان نیک ہے

تیری قسم ترے سوا اور وہ کون — اے مرے اللہ مرا والی ہے کون

تو جسے چاہا اُسے چاہین سبھی — تو جو نہ چاہے تو نچاہین کبھی

کون دو عالم مین ہے اے دادرس — بے ترے مظلومونکا فریادرس

جب ترا ارشاد ہے اَمَّن یُّجِیبُ — تجسے ہے فریاد مری اے مجیب

نفس مرا مجکو ستانے لگا — نفس کے ہاتھون مین ٹھکانے لگا

شرک خفی شرک جلی سے بچا — بدنظری بدعملی سے بچا

راہ نمائی تری تدبیر ہے — جادہ نوردی مری تقدیر ہے

یہ نہین ممکن کہ چلین راہ پر — اندہون کا بینا جو نہو راہبر

بے بصری مین ہون اگرچہ اسیر — کیون نہ ملے راہ کہ تو ہے بصیر

راہ ترے ملنے کی بتلا مجھے — منزل مقصود کو پہنچا مجھے

رابطۂ فکر کا رابط رہون — ضابطۂ ذکر کا ضابط رہون

سینہ مصفّا مرا کینے سے ہو — دور کدورت سے سینے سے ہو

دام ہوس سے مجھے آزاد کر — بس مری بس سے مجھے آزاد کر

مجکو تری یاد مین دل شاد رکھ — الفتِ اغیار سے آزاد رکھ

جبتلک اس تن مین ہی جان رہے ظاہر و باطن مرا یکسان رہے

وہی مجھے تا سکیے دل سے نجات تا وہ رہے جلوہ گہہ کائنات

سیر دو عالم کی اسی دل مین ہی شمع تمنا اسی محفل مین ہے

عمر اگر جاوے ہوس مین گذر بے ترے جا ہو نہین آتا نظر

روح کو جبتک نہ کشش ہو تری تجکو کہان پاوے تمنا مری

ذکر مین وی اپنی مجھے بیخودی تا یہ نکل جاوے مری خودی

دل ترے ملنے کی ہوس مین رہے نفس مرا اس سے قفس مین رہے

کرتا ہون ہرچند تری بندگی لیک بجد ہو پراگندگی

ذائقہ ذکر زبان مین نہین فکر کی لذت دل و جان مین نہین

دل نہین لگتا تری توحید مین آنکھ جبتک جالگی ہو دید مین

سینہ مرا بھر گیا وسواس سے تنگ ہی دل فتنۂ خناس سے

ہون وہ پریشان کہ تسلی نہین ہون وہ مکدر کہ تجلی نہین

حق نہ شناس ہوس آگندہ ہون بندہ ہون رماندہ ہون شرمندہ ہون

آنکھ مری بند ہے واحسرتا اے مرے ہادی مجھے رستہ بتا

جسم خطا سے تو مرے در گذر رحم سے کر حال پہ میرے نظر

ہون تمنی ترے دیدار کا ہون مترصد ترے اسرار کا
کوئی جلالی ہی جمالی کوئی نور ہی تیرے نہین خالی کوئی
جان لیا انفس و آفاق کو دیکھ لیا جفت کو اور طاق کو
سب یہ وسائط ہین اضافت کی ساتھ ستر لطافت ہین کثافت کی ساتھ
پردے ہین علمین ہین قنادیل ہین حرف ہین جملے ہین تعالیل ہین
لیک ترا جلوہ جو در پردہ ہے ہر یک اُسی جلوہ کا پروردہ ہے
صورت بے صورت معنا ہے تو قادر مطلق ہی یگانا ہے تو
گو ہی ترا رنگ اسی رنگ مین پہ نہین ظاہر تو کسی رنگ مین
گر شب دیجور مین مور سیاہ سنگ سیہ پہ ہو روان جون نگاہ
اس سے بھی مخفی تو ہر اک شی مین ہے صوت ہے نائی مین صدا نے مین ہے
بس یہی ہو کا ہی غضب ربنا ہی یہی غفلت کا سبب ربنا
عقل کو اس جا سے رسائی نہین مد نظر بے من و مائی نہین
بے سمجھی سے یہ اُلٹ پھیر ہے صاف اُجالا ہی اور اندھیر ہے
ہی وہ تجلی ترے دیدار کی ہی وہ لطافت ترے اسرار کی
بے بصری سی ہے بصر معترف بے خبری سی ہے خرد کو شرف

علم ہے لاعلمی عارف یہان — فہم ہے نافہمی واقف یہان
یہ نہ ریاضت سے نہ طاعت سے ہے — محض ترے فضل و عنایت سے ہے
دور کر اے زنگ برار دولی — آئینۂ دل سے غبار دولی
عاقبت اندیش اگر دل نہین — ذکر کے اور فکر کے قابل نہین
دلکو مرے معرفت اندیشہ کر — اور مجھے الفت مین فنا پیشہ کر
بہر نبیؐ و علی ربنا — واسطۂ آل نبیؐ ربنا
حرمت اصحاب رسولؐ کریم — حرمت احباب حبیبؐ رحیم
حسن کا اپنے مجھے شیدا بنا — دور مرے سے ہو مرا مین بنا
دلکو ہو رغبت تری توحید کی — آنکھونکو لذت ہو تری دید کی
مکر سے اپنے مجھے محفوظ رکھ — ذکر سے اپنے مجھے محظوظ رکھ
بے ادبی کی نہین تہمت اگر — عرض ہے تجھسے مرے اے دادگر
جب تو ہے یہ سب کچھ ہے تو ہم کون ہین — مورد قہر اور کرم کون ہین
کون ہون کسکام کا ہون کیا ہون نہین — ناتو بجا ہون نہ تو بیجا ہون مین
گر مین بجا ہون تو یہ بیجا ہے غرور — گر کہون بیجا ہے بجا کوئی اور
جسم مین تو روح مین تو دل مین تو — نار مین تو نور مین تو ظل مین تو

گل میں ہو تو رنگ میں تو بو میں تو — کون ہے جس میں تو نہیں ہر چیز میں تو

ہو تو یوں ہی پر نہیں کچھ کیف و کم — سردی و نم آتش و گرمی بہم

پردہ کشائی تری عادت نہیں — پردہ دری کی تجھے طاقت نہیں

تجکو خوش آتی نہیں بے پردگی — تجکو بھی بھاتی نہیں بے پردگی

خیر ہے تسلیم کدھر آئے ہم — چلتے اودھر تھکتے ادھر آگئے ہم

آتا ہے باطن سے پیام ادب — بے ادبا ہے یہ مقام ادب

دم جو یہاں مارے ہیں مارے گئے — سیکڑوں سر تن سے اتارے گئے

یاں نہیں منظور دم بے قدم — راہ سے ہے دور دم بے قدم

سیکڑوں اس راہ میں بل کھائے ہیں — ٹھوکریں کھا کھا کے پلٹ آئے ہیں

دخل نہیں بوالہوسوں کو یہاں — بار نہیں خود نفسوں کو یہاں

سہل نہیں ہے سفر اس راہ کا — ہے یہ سفر عارف باللہ کا

یہ وہ سفر ہے کہ حضر یاں نہیں — یہ وہ حضر ہے کہ سفر یاں نہیں

چاہئے اس راہ میں دیوانگی — کام نہیں آتی ہے فرزانگی

زندہ دلوں کو نہیں ذلت یہاں — مردہ دلوں کو نہیں عزت یہاں

زندہ دلوں سے ہوئی بستی یہاں — مردہ دلوں کو نہیں ہستی یہاں

یان دلِ غمدیدہ کی توقیر ہے
نیک برے خواب کی تعبیر ہے

کوئی اُدھر سے اِدھر آتا نہین
بیخبر آجائے تو جاتا نہین

کوئی خبر وانکی سناتا نہین
کوئی پتا وان کا بتاتا نہین

دور سے بھی گھر نظر آتا نہین
کشور دلبر نظر آتا نہین

خون کے دریا سے جو ہی بیکنار
سہل نہین ہی کہ اُتر جائین پار

زندگی وان اور ہی گھر اور ہے
شام وہان اور سحر اور ہے

عیش وہان اور مزا اور ہے
وان کی ہوا اور فضا اور ہے

دیکھتے ہین مردے سبھی ندی وہان
اوڑتے ہین بے پر کے پرندی وہان

بیخبری جبتلک آتی نہین
جلوۂ دیدار دکھاتی نہین

جسکو خبر بے خبری کی نہین
اوسکو نظر جلوہ گری کی نہین

نا وہان جینا ہی نہ مرنا وہان
راہ نظر سے ہے گذرنا وہان

مرحلہ در مرحلہ چلتے چلو
دور کی منزل ہی سنبھلتے چلو

اسلئے کرتا ہون زبان اپنی بند
ہے وہی بہتر جو تجھے ہو پسند

ہے ادب اس راہ مین نام حیا
عرش سے بالا ہے مقام حیا

اے ملک و مالک پست و بلند
اب یہی کہتا ہی دلِ دردمند

جب ملک الموت مرا آئے وقت — تیری طرف آنیکا آجائے وقت

دل کو جب آجائے وطن کا خیال — چھوڑ دے اس خاکۂ تن کا خیال

زہر جوشِ سختی سکرات ہو — مستعد عزمِ سماوات ہو

اہلِ فلک جب مجھے لینے کو آئیں — تیرے طلبنامہ کا مطلب سنائیں

وہ سفر اور فرقتِ اہل و عیال — وہ طپش اور وحشتِ رنج و ملال

وہ تڑپ اور ہوش ربائی کا وقت — اہلِ محبت سے جدائی کا وقت

وہ ملک الموت کے آنیکا روز — گھر سے طرف گور کے جانیکا روز

اور وہ رخصت مرے ہونیکا دن — اور وہ گھر والونکے رونیکا دن

موت کی شدت سے نہ مہلت ملے — ذائقۃ الموت کی لذت ملے

زور کرے جب نفسِ واپسین — فکر کی حالت ہو کہیں کی کہیں

جسم سراپا مرا بیکار ہو — روح سفر کے لئے تیار ہو

جبکہ یہ اسباب نمودار ہو — اے مرے مالک تو مددگار ہو

دور کر ابلیس لعین کی بدی — دم کی شہادت کی بتا شاہدی

دل سے تری شکرگذاری رہی — نام زبان پر ترا جاری رہے

یاد میں تیری سب مجھے مصروف رکھ — اور صفتِ دید سے موصوف رکھ

گرچہ قیامت پہ ہے وعدہ ترا
پر مجھے دیدار ترا یان بتا

یان جو تری مجکو نہ پہچان ہو
وان ترا کس وسے مجھو تون ہیا ہو

تجکو جو دیکھا نہین جانا نہین
دیدۂ بینا دل دانا نہین

دیکھ سکے تجکو وہ دیدہ کہان
پا سکے تجکو وہ رسیدہ کہان

بس تپ فرقت سے مین بیمار رہون
تشنہ لب شربت دیدار رہون

جب لمن الملک جلالت پہ آئے
کوئی نہ مرسل نہ ملک سر اُٹھائے

پر ترا محبوب حبیب بشیر
صاحب لولاک وسراج منیر

سرور کونین شفیع الامم
مظہر انوار حدوث وقدم

احمد مختار نبی الورا
سید ابرار رشید وہدا

جب تجھے ای مالک یوم التناد
وعدۂ فترضیٰ کا دلاویگا یاد

عاصیونکو دیکھہ اسیر سعیر
ہوئیگا درماندون کا وہ دستگیر

پھر تو شفاعت کا ہو غل حشر مین
نشر ہو رحمت تری کل حشر مین

عاصیونکے جب یہ کہلین گے نصیب
مجکو شفاعت سے نکر بے نصیب

تیرے سوا دلکو ہوس کچہ نہین
خاتمہ بالخیر ہے بس کچہ نہین

بندہ ہون پابستۂ تسلیم ہون
شیفتۂ احمد بے میم ہون

اَسْئَلُ یَا رَبِّ مِنْ اَفْضَالِہٖ
صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ

تیرے نبی پر جو ہین اصل وجود
حشر تلک بھیج سلام اور درود

آل اور اصحاب پر اُنکے تمام
تا بہ قیامت ہو ہمارا اسلام

مناجات اوسط

اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَا ذَالَکَ الْحَمْدُ
لَکَ الْحَمْدُ لَکَ الْحَمْدُ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ اِنَّکَ رَبٌّ جَلِیْلٌ
اِلٰھِیْ اِنَّنِیْ عَبْدٌ ضَلِیْلٌ

اِلٰھِیْ اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْلُ
اِلٰھِیْ دُلَّنِیْ خَیْرَ الدَّلِیْلِ

اِلٰھِیْ اَنْتَ رَزَّاقِیْ وَرَبِّیْ
اِلٰھِیْ اَنْتَ مَوْلَائِیْ وَحَسْبِیْ

اِلٰھِیْ اَنْتَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ
اِلٰھِیْ اَنْتَ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ

اِلٰھِیْ یَا اِلٰھِیْ یَا اِلٰھِیْ
کرم سے دور کر میری تباہی

بہ نعلین رسول اللہ یا رب
عطا کر مجکو میرے دلکا مطلب

محیط اپنے کرم کا ابر کر دے
مری امید کے چشمونکو بھر دے

اگرچہ ہی تری عادت مین داخل
نہین سنتا ہون جبتک کہ سائل

زبانسے بولے یا وہ دلسے بولے
ور زاری و قفل عجز کھولے

مگر مین کیا کہون جو مدعا ہے
تری سی اے خدا پوشیدہ کیا ہے

تردد ہوا دہر ہوں نا ادہر ہوں
پریشاں ہوں ہراساں ہوں ادہر ہوں

نہ راحت روح کو نا جی کو ہے چین
کہ ہوں میں ورطۂ پریشانی کے مابین

ادہر لکھے ہے تیرے فکر گھیرے
ادہر دنیا کی گھیرے ہے اندھیرے

دوآبہ میں ترا بندہ پھنسا ہے
ادہر نفس اور ادہر دل کھنچتا ہے

کروں کیا عرض حال اپنا الٰہی
ہے چھائی دل پہ عصیاں کی سیاہی

گئی جب خواب غفلت میں گذر شب
گئی بیتی لگی آنکھیں کھلیں تب

جوانی کو جو دیکھا میں پلٹ کر
ہلال آسا دکھی جوں ماہ گھٹ کر

کہا میں اے جوانی کیا ہوا حال
کہے میں ہو گئی غفلت میں پامال

کیا تو نے مجھے غفلت میں برباد
بہت کرتا رہیگا تو مجھے یاد

نہیں ملتی ضعیفی اور جوانی
سلام اب سے کہ میں جاتی ہوں جانی

جوانی ہو گئی رخصت میں رو دیا
کہ کیسا گوہر نایاب کھویا

جوانی جا چکی آئی ضعیفی
توانائی میں میری پڑ گئی فی

کروں کیا اب کہاں طاقت ہے باقی
ضعیفی کے فقط نوبت ہے باقی

ہوا ہے ہیچ بنا جب دم کی بنیاد
الٰہی عمر یہ بھی ہو گی برباد

سہارے سے میں تیرے آیا ہوں یارب
تو راحم ہے نکالیگا مجھے کب

مین مجرم ہون مین قابل ہون عذابکے
الٰہی عفو کر میرے معاصی

کرم سے سن مری فریاد یا رب
مجھے کر فکر سے آزاد یا رب

تری الفت مرے دلکو عطا کر
مجھے اپنا الٰہی آشنا کر

ترے خوف اور محبت مین مجھے رکھ
خداوالونکی صحبت مین ہمیشہ رکھ

شریعت اور طریقت مین رہون مین
یہ دو قالونکی گت مین رہون مین

اگرچہ کچھ ترے پر حق نہین ہے
کہ بندونکے مقاصد سب ہی طے

مگر عادت ہی تیری فضل تیرا
جو بر لاتا ہے بندونکی تمنا

خداوندا تو بے پروا ہی رب ہے
جسے پروا نہین بندہ وہ کب ہے

جہان بندہ وہان پروا ہی پردہ
وگر نہ بندیکو پھر کیا ہے پردہ

ملایک مین بشر مین فرق کیا ہی
اسی پرواکا ایک پردہ پڑا ہے

کہا یہ بات گو مین آسرے سے
مگر انکو بھی ہی پروا ترے سے

نہین یارب تجھی پروا کسی کی
ہو تجھپر حق شناسی یا کسی کی

تو کرتا ہی جو فرش مدعا طے
فقط یارب یہ تیرے فضل سے ہے

سنے یا نہ سنے کچھ حق نہین ہے
کسی کا تجھپہ حق مطلق نہین ہے

خدا تو ہی خدا کو کیا ہے پروا
مین بندہ ہون فقط بندا ہی پروا

اگر تجھکو نہین بندہ کے پروا
تو کردے بند بندیکی تمنا

بتا میرا ابٹا جو کچھ کہ ہون مین
کہ مین بھی تجھسا مستغنی رہون نہین

وگرنہ ہے یہان جبتک یہ مظہر
مین بندہ ہون ترا تو بندہ پرور

حیا ہوتی ہو دامنگیر میری
الٰہی عفو کر تقصیر میری

مرے حاجت روا حاجت روا کر
طبیب دل مرے دلکی دوا کر

مرے دلکی مرادین دے الٰہی
روا کر حاجتین میرے الٰہی

خداوندا مری امید بر لا
کدہر جاؤن تو فریا دے اگر لا

کدورت سے تو خالی دلکو کردی
صفائی سے مرے سینہ کو بہر دی

ہی جبتک جسم مین دم یا الٰہی
تری الفت کا دے غم یا الٰہی

تو بے پروا مجھے تجھسے ہے پروا
تو بندی پر کرم کی کر نظر وا

تو بے پروا مجھے پروائی رحمت
مین خاشاک اور تو دریائی رحمت

مجھے دریای رحمت مین ڈبو دے
سیاہی ساری میرے دلسے دہو دے

یہ سب کچھ تو ہی مین کیا ہون الٰہی
مین یک ناچیز بندا ہون الٰہی

نہین کچھ بے تری ای بندہ پرور
ہے ذرہ ذرہ تیرا جلوہ پرور

تو ہی موجود خالی مین بہرے مین
تری خشکی مین اسو کی مین بہرمین

نظر مین گوش مین منہ مین زبان مین
جگر مین قلب مین قالب مین جان مین

تجلی ہے تری تاثیر تیری
تری تدبیر اور تقدیر تیری

ترا جلوہ ہے بس ہر جسم و جان مین
عیان ہین ظاہر اور باطن نہان مین

چمن مین گل ہر گل مین رنگ و بو ہے
کہان آئینہ ہے مین تو ہی تو ہے

کہ سینے مین نہین تو ہے الہی
ہر اک گل مین تری بو ہے الہی

مگر ہر ایک مظہر مختلف ہے
کہ جیون زر اور زیور مختلف ہے

ہے اپنے کام پر مامور ہر یک
نہین ہوتا خلاف اسکے بلاشک

کہ جیسے تن ہے یک اعضا ہین اکثر
وہ افعال مخالف کے ہین مظہر

سنو گا پہ سنو گا ماسوا ہین
کہ آنکھون سے سنین کانون سے دیکھین

ہے سر کا اور قدم کا کام نیارا
ذقن سے ہو نہ ابرو کا اشارا

ہین ایسے ہی ہر اک اعضا کے افعال
یہ ہے سب روح کی تاثیر ہر حال

یونہی ملک و ملک مین ہے مراتب
ہر اک شی مین تری تاثیر ہے سب

جو کل اشیا مین حیثیت ہے ظاہر
وہ سب حیثیت کے ہین مظاہر

ہے ہر یک شی مین شان بے نشانی
ہین اشیا سب حروف اور تو معانی

محیط انفس و آفاق تو ہے
احاطہ جو زمین پر ابر کو ہے

وہ برساتا ہے پانی بحر و بر میں
ہے نیرنگی جو کیسا اسکے اثر میں

کہیں پیدا ہوا گل اور کہیں خار
ہیں پروردہ اسکے دشت و گلزار

کہیں چنپا کلی اور سنبل کہیں ہے
کہیں خرزہرہ ہے اور گل کہیں ہے

کسی گل میں ہے بوئے عطر آمیز
کسی گل میں فقط رنگ دل آویز

کسی میں رنگ و خوشبو متحد ہے
کسی میں رنگ ہے اور بوی بد ہے

کہیں ریحان کہیں ہوگی ریاحین
کہیں حنظل ہو بار آور کہیں تین

کہیں سنبل کہیں ہے مومیائی
سراپا درد وہ اور یہ دوائی

کہیں وہ باعث قہر و کرم ہے
کہیں وہ موجب شادی و غم ہے

وہی قطرہ وہی پانی وہی نم
صدف میں گوہر اور افعی میں ہے سم

کسی جا پر اگر پانی نہ برسے
نہ خیر و شر ہو پیدا خشک و تر سے

مگر رکتا نہیں اشیا میں پانی
ہے تن میں روح کو جون کی نشانی

یوں ہیں سب میں ہے تیری شان یارب
دو عالم تن ہے اور تو جان یارب

تو خالق ہے الٰہی خیر و شر کا
تماشا ہے یہ سب تیرے اثر کا

کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے کہیں کچھ
مگر تیرے سوا یارب نہیں کچھ

جو کچھ ہے تو ہی باقی گفتگو ہے
نہ یہ ہے وہ ہے یک سامان ہو ہے

یہی اسباب عرفاں کا ادب ہے — کہ ہر شی مظہر افعال رب ہے

یہ ہر سارا سبب تیرا ظہورا — کہ کل مظہر ہیں سب تیرا ظہورا

ہیں سب مجبور تو مختار یارب — یہ سب تیرا ہی کاروبار یارب

میں کیا ہوں کون ہوں کس کام کا ہوں — مگر صورت میں پتلا نام کا ہوں

الٰہی نام کو ہے نام میرا — برائے نام ہے ہر کام میرا

نفخت فیہ من روحی تو بولا — کہیں پردہ کہیں پردہ کو کھولا

بہر صورت وہ صورت اور کچھ ہے — یہ بندہ کو ضرورت اور کچھ ہے

دعا کرنی ہے لتسلیم تجھسے — دعا کرتا ہوں اب تسلیم تجھسے

الٰہی میں ہوں مجبور اور معذور — مگر معذور کو رحمت سے تو دور

الٰہی معصیت آگندہ ہوں میں — گناہوں سے بہت شرمندہ ہوں میں

کہ تیرے روبرو کیا کیا کام — ہی زشت و فر عصیاں مرا نام

الٰہی سب عمر نافرمانیوں میں — کٹے دن جہل اور نادانیوں میں

میں بندہ ہوں مگر ذلی بندگی ہوں — سراپا بستہ شرمندگی ہوں

طفیل نیکمرداں یا الٰہے — مٹادی سب مرے دل کی سیاہی

الٰہی مجھ سے بدعمل کر — سیاہی کو سفیدی سے بدل کر

مصفا دل کے آئینہ کو کر دے — جمال روح دیکھون وہ نظر دے

الٰہی تو مجھے میرا پتا دے — یہی پردہ ہے پردیکو اٹھا دے

خوشی مین رنج مین راحت مین غم مین — ہنسی مین رونے مین الم مین ستم مین

شفا مین درد مین نفع و ریا مین — نسیم صبح مین باد خزا مین

چمن مین گل مین بلبل مین شجر مین — سکون و سیر مین صحرا مین گھر مین

بلند و پست مین ارض و سما مین — طبیعت مین حرارت مین ہوا مین

نہ روہی ماسوا سے نظر ہو — ترا جلوہ مری مدنظر ہو

نئی رنگت نئی ہر ہر تجلے — تجلی در تجلی در تجلے

نظر مین میری بس جائے تو بس ہے — یہ تن جبتک ہے دلکا قفس ہے

نہ بھولون تجھکو دل سے اور زبان سے — جدائی ہو نہ جبتک تن کو جان سے

زبان و دلکو ذکر و فکر بہتر — کہ ہین یہ روح کے طائر کے دو پر

عطا کر تا کرون مین طیر یا رب — کہ دیکھون لامکان کی سیر یا رب

زبان پر ذکر ہو میری ہو اللہ — نہ آوے دلمین فکر ماسوا اللہ

محبت مین تری قائم رہون مین — تصور مین ترے دائم رہون مین

تفکر سے تصور سے نظر سے — ہر اک نفع و ضرر سے خیر و شر سے

دل و دیدہ تجلی آشنا ہو — حجاب دل نہ روئے ماسوا ہو

عوض ہو فکر تیری ذکر تیرا — نہ آئی دلمیں غفلت کا اندھیرا

کہوں مین جاگتے سوتے اللہ اللہ — کہوں مین ہنستے روتے اللہ اللہ

کہوں مین کھاتے پیتے اللہ اللہ — کہوں مین مرتے جیتے اللہ اللہ

زبانکو ذکر سے ہو ایسی لذت — کہ پیتا ہی کوئی مصری کا شربت

ملے یون دلکو رقت کا مواسا — کہ جون پانی مین گھلتا ہے بتاسا

الٰہی ختم کرتا ہون مناجات — پذیر اکر تو اے قاضی حاجات

خداوندا مجھے مرنا ہی اکدن — یہ دنیا سے سفر کرنا ہی اکدن

سفر ہے دور کا اور سخت منزل — ہی رستہ خوف کا دلمین نہین دل

مجھے اوسدن کا ڈر ہی یا الٰہی — کہ بے توشہ سفر ہے یا الٰہی

تری رحمت کا توشہ ہو تو بس ہے — ہوس ہے تو یہی دلکو ہوس ہے

فرشتوں سے نہ ہو جاؤن ہراسان — الٰہی کر مری سکرات آسان

مدد ہو گی اگر اوسوقت تیری — تو ہو گی عاقبت محمود میری

تجھی یاد ہی مرے مولا کرون مین — ترا دیدار دیکھون اور مرون مین

طفیل سرور عالم اٹھے — خوشی سے نکلے میرا دم الٰہی

نہو دلمین خیالِ غیر یارب
مرا گر خاتمہ بالخیر یارب

بحمد اللہ اگر رحمت ہو تیری
چمن ہو گی الٰہی قبر میری

کرم سے بھیج تو ثرات یارب
رسول اللہ پہ صلوات یارب

ہین جتنے آل و اصحابِ محمدؐ
تو بھیج اون پہ خدا تسلیم بیحد

مناجات اصغر

الٰہی مین عاجز ہون معذور ہون
تو نزدیک ہی مجھسے مین دور ہون

الٰہی نہ مین نیک کار نہین ہون
بہر حال تقصیر وار نہین ہون

الٰہی نہ مین کامگار نہین ہون
تری در کے امیدوار نہین ہون

الٰہی نہ کشور کشا نہین ہون
گدا نہین ہون نوا نہین ہون

مین ناچیز ہون حسرت آگندہ ہون
گناہونکی کثرت سے شرمندہ ہون

خطاوار ہون اور زیانکار ہون
گنہگار ہون اور گران بار ہون

ہوا و ہوس مین پریشان ہون نہین
خجالت سی سر در گریبان ہون نہین

مین مجبور ہون اور تو مختار ہی
مین معیوب ہون اور تو ستار ہی

گدا ہون مین اور دادار ہے تو
مین بندہ ہون اور بندہ پرور ہے تو

ترا فضل اکسیر ہے مس ہون نہین
تونگر ہے تو اور مفلس ہون نہین

تو والی ہو وارث ہی بیکسون نہین
تو دریا ہی مواج ہی خس ہون نہین

مین خاشاک عصیان ہون تو دریای جود
مین ہون بے وجود اور تو ہی باوجود

مین حباب ہون باقی تری ذات ہی
مین فانی ہون باقی تری ذات ہی

مین بے کام ہون کام والا ہی تو
مین بے نام ہون نام والا ہی تو

اگر کام کا ہون تو ناکام ہون
دگر نام کا ہون تو بدنام ہون

تو حاکم ہو مالک ہے مختار ہی
دو عالم ترا عام دربار ہے

معطل ہو نہین اور تو ہی قدیر
نہین مشورت پر ترا دار و گیر

بقا ہی تجھے اور مجھے فوت ہی
مجھے موت ہی اور تو لاموت ہے

مین بے اختیار اور تو مختار کار
مین بے پردہ ہون یا رب تو ہی پردہ دار

تو پانی مین سبزہ تو آتش مین خار
تو مطرب مین دف تو ہوا مین غبار

تو نغمہ مین بلبل تو شبنم مین گل
تو نالی مین نی اور تو ساقی مین مل

تو ہی گرد باد اور مین خاشاک ہون
مین کیا خاک ہون خاک ناپاک ہون

خدایا مین عاجز ہون ناچیز ہون
نہین واقف ابتک کہ کیا چیز ہون

نہ مین مستحق آفرینش کا تھا
نہ حقدار دانش کا بینش کا تھا

تمنا نہ بود خواہش نہ تھی بود کی
مشیت تری مجکو موجود کی

مجھے اپنی خواہش سے پیدا کیا — تو جسطور چاہا ہویدا کیا

جب آنکھین کھلین نور آیا نظر — خدائی کا دستور آیا نظر

تقدس کا عالم نمایان ہوا — تماشا نیا دیکھہ شادان ہوا

تقدس وہان کا جو بھایا مجھے — وہان رہنا بسنا خوش آیا مجھے

فدا تہا مین اُس عالمِ پاک پر — خوشی سے مین اُڑتا تہا افلاک پر

وہان عرش پر طیر کرتا تہا مین — بہشتون مین جا سیر کرتا تہا مین

لطافت کے کشور کا خسرو تہا مین — فضیلت کی منزل کا رہرو تہا مین

فرشتون مین رتبہ سے برتر تہا مین — مہ و مہر سے بھی منوّر تہا مین

مرے حسن کو دیکھکر بے قصور — فدا مجہہ پہ ہوتے تھے غلمان و حور

نہ تہا دان عبادت نہ کرنے کا ڈر — ضلالت کا غم اور نہ مرنے کا ڈر

نہ سستی طبیعت پہ آئی کبھے — نہ فکر اپنی صورت بنائی کبھی

کسی سے نہ آزردہ دل مین ہوا — نہ افعالِ بد سے خجل مین ہوا

تہا ہر ایک علت سے پاک اور بری — ہمیشہ تہا مصروف فرمان بری

الٰہی مین کیا جانون کیا ہو گیا — بھلا ہو گیا یا بُرا ہو گیا

وطن سے مجھے بے وطن کر دیا — بلا جرم محبوس تن کر دیا

عدم سے تو ہستی مین لایا مجھے
نہ سوچا ہین آغاز انجام کا
وہ میثاق کا دن وہ عہد الست
مکلف ہوا سادگے چھوڑ کر
جسد ایک ہی علتین سیکڑون
سبھی چاہئین گر ہون دو چار آفتین
اسی کو وطن سمجھے اور بس گئے
غم اپنے وطن کا نہ کہائے کبھی
خیال اوس جہانکا رہا ہی نہین
الٰہی یہ دنیا ہے ناپائدار
نہ اس ملک کا شاہ و دیوان ہون مین
حضوری تری چھننے والا ہون مین
مجھے یاد جسدن وطن آئے گا
بنایا جہان تو ہی دوزخ بہشت
مین عاجز ہون ایسا کہ کوئی نہین

بلندی سے پستی مین لایا مجھے
بلا لے کہکے آخر بلا مین پہنسا
کیا مجکو تکلیف مین پائے بست
ہوا قید آزادگی چھوڑ کر
وزی عزت اور ذلتین سیکڑون
یہ تن ایک ہی اور ہزار آفتین
الٰہی کس آفت مین آ پہنس گئے
نہ اہل وطن یاد آئے کبھی
وطن ایسا بھولے کہ پتا ہی نہین
رہے گا نہ کوئی رہا پائدار
مسافر ہون دو دن کا مہمان ہون مین
نہ اس ملک مین رہنے والا ہون مین
لحد مین اوسی دن یہ تن آئیگا
ہی قبر اوس جہانکی در باز گشت
بنی نوع انسان بروئے زمین

اگرچہ یہ غم دل سے وہ ہوتا نہیں
پہ رحمت سے مایوس ہوتا نہیں

تری رائے گر عدل پر آئیگی
فقط مجھ سے دوزخ بھری جائیگی

اگر فضل پر اپنے آجائیگا
ہزاروں کو میرے سے بخشائیگا

خدایا بحق رسول کریم
جو ہین بحر رحمت کے دُرِّ یتیم

تو کر عفو کا گوشوارہ عطا
کرم سے مری بخشدے سب خطا

ہمیشہ ترا مجھپہ احسان ہے
کہ عاجز نوازی تری شان ہے

الٰہی تو تسلیم پر رحم کر
کہ بس ہے ترے اک کرم کی نظر

تو بھیج اپنی رحمت سے اے ذوالکرام
نبی الورا پر درود اور سلام

درود اونکے ہو آل و اصحاب پر
سلام اونکے ہو جملہ احباب پر

تمت

قطعہ تاریخ طبع اوکا از جناب مولوی محمد عزیز الرحمن صاحب المتخلص بہ ندیم سلمہ اللہ

قطعہ

ہوا جو بفضل خدا اسے یہ عرفان طبع
کہ جس میں درج ہیں توحید ہی کی سب باتیں

کہا ندیم سے ہاتف نے مصرع تاریخ
یہ طبع ہوچکیں تسلیم کی مناجاتیں

۱۳۱۵